جو کچھ ان سے بن پڑتا تھا وہ انہوں نے کیا۔ ان کی سنگ باری کے پردے میں اللہ نے حاصبیہ بھیج دی جس نے سنگ ریزوں کی بارش کر کے ابرہہ کے لشکر کا بھرکس نکال دیا۔

آخری بات یہ عرض کرنی ہے کہ ہمارے لکھنے والوں کی طرف سے بار بار یہ واویلا اچھا نہیں لگتا کہ جہاں کسی نے اختلاف کیا تو فوراً کہنا شروع کر دیا کہ صاحب اگر فلاں بات جو سلف سے چلی آرہی ہے نہ مانی گئی تو ہمارے ہاتھ کیا باقی رہ جائے گا۔ قرآن اور دین سب مشکوک ہو جائے گا۔ لیکن جناب خدا کا دین اور اس کا قرآن ہمارا محتاج نہیں ہے۔ وہ بہت مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ ہمارے حضرات کی اس روش کے بعد اجتہاد وغیرہ کی باتیں بھی بے معنی ہیں۔

جواب[1]:۔ از جناب چوہدری محمد رفیق صاحب ادارۂ معارفِ اسلامی منصورہ، لاہور۔

میں عرض کروں گا کہ وہ تمام لوگ جو درج ذیل نظریات رکھتے ہیں میرے نزدیک متجددین اور منکرینِ حدیث میں شامل ہیں:

۱۔ جو سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید کی طرح مستقل بالذات ماخذِ قانون تسلیم نہیں کرتے۔

۲۔ جو احادیث کو سمجھنے اور جانچنے پرکھنے کے اجتماعی طور پر مسلمہ اصولوں کو چھوڑ کر اپنے کچھ خود ساختہ اصول رکھتے ہیں اور جن کے ذریعے وہ احادیث کے بہت بڑے ذخیرے کا اعتقاداً اور عملاً انکار کرتے ہیں۔

۳۔ جو اجماعِ امت کے شرعاً حجت ہونے کے منکر ہیں۔

۴۔ جو قرآن مجید میں مذکورہ معجزاتِ انبیاء کی اس طرح تاویل و توجیہہ کرتے ہیں کہ ان کا اعجازی پہلو بالکل ختم ہو جاتا ہے اور وہ عام معمول کے طبعی واقعات یا پھر اتفاقاتِ زمانہ معلوم ہوتے ہیں۔

۵۔ جو اسلامی تعلیمات و احکام کی مسلّمہ تعبیرات سے ہٹ کر اُن کی ایسی تعبیریں اور تاویلیں اختیار کرتے ہیں جن کے بعد انہیں جدید عقلیت پسند ذہن کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔

میں یہ بات پورے شرحِ صدر کے ساتھ اور علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ واقعۂ اصحابِ فیل کی تاویلِ نو کے اصل موجد اور اس کے پیروکاروں کو میں نے درج بالا گمراہ کن نظریات کا حامل پایا ہے۔ اس لیے میں ان لوگوں کو بھی متجددین اور منکرینِ حدیث کے زمرے میں شمار کرتا ہوں، اگرچہ میں نے اپنے مضمون میں اُن میں سے کسی کا نام نہیں لیا تھا۔

---

[1] ہم نے مناسب یہی سمجھا کہ جس مضمون پر اعتراض ہے اس کے لکھنے والے دوست ہی خود جواب دیں۔ (ف۔ ر۔ ص)